رجسٹرڈ اپیل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائیٹر۔ ایم قاسم علی

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۱۸ء | نمبر ۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کے منکوحۂ متعلی میں بروز جمعہ یکم فروری بیٹا پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ اسے مبارک و مسعود اور اپنے عبد امجد کے کمالات کا وارث بنائے۔ آمین ؛

۲۔ موضع بیری میں جو یہاں سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ پادریوں نے کچھ بحث اٹھا رکھی تھی۔ بٹالہ سے دو پادری آئے۔ مگر شیخ عبدالخالق صاحب نومسلم اور مولوی حافظ روشن علی صاحب سے خوفناک زک اٹھا کر وقت کی تنگی کا عذر کرتے ہوئے گئے۔ مسئلہ تحریف بائبل پر ان کا ایسا ناطقہ بند ہوا کہ یاد ہی رکھینگے پھر قرآن شریف کے رُو سے جو مسیح کو کلمۃ اللہ و روح ثابت کرنا چاہتے تھے۔ اس پر حافظ صاحب کی گرفت الٰہی زبردست تھی۔ کہ کچھ جواب نہ بن آیا ؛

۳۔ جن نفوس نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ انکو حضرت خلیفۃ المسیح نے تیاری کی ابتدائی ہدایات دی ہیں کہ وہ استخارہ کر کے بتائیں کہ ان کاموں میں کونسا کام بسہولت کر سکینگے ؛

مولوی محمد علی ایم۔ اے سے شفا لو طاعون

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اب ان غیر از جماعت لوگوں کی حالت یہاں تک پہونچی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے استہزاء کرتے ہیں۔ اور پھر انہی سے ناجائز فائدہ بھی اٹھانا چاہتے ہیں۔ ایک گستاخ نے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح اور قادیان کے مہاجرین کی شان میں بہت کچھ کہکر اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کیا۔ وہاں یہ بھی کہا۔ کہ مولانا محمد علی تو وہ بزرگ شخصیت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کی شان میں فرمایا کہ اگر آپ کو طاعون ہو تو میرا سلسلہ ہی جھوٹا گویا آپکی حیات و وفات پر سلسلہ کی صداقت کا مدار رکھا۔ اس کا جواب اس وقت بھی برجستہ دیا گیا۔ اور اب بھی بذریعہ تحریر دیا جاتا ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں :۔

"ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی۔ مولوی محمد علی صاحب کو سخت بخار ہو گیا۔ اور ان کو ظن غالب ہو گیا کہ یہ طاعون ہے۔ اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیت کر دی۔ اور مفتی محمد صادق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا۔ اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے۔ جس گھر کی نسبت خدا تعالیٰ کا یہ الہام ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار۔ تب میں ان کی عیادت کے لئے گیا۔ اور ان کو پریشان اور گھبراہٹ میں پا کر میں نے ان کو کہا کہ اگر آپ کو طاعون ہو گئی ہے تو پھر میں جھوٹا ہوں۔ اور میرا دعویٰ الہام غلط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلط ہے یہ کہکر میں نے نبض پر ہاتھ رکھا یا یہ عجیب نمونہ قدرت الٰہی دیکھا۔ کہ ہاتھ لگانے کے ساتھ ہی ایسا بدن سرد پایا کہ تپ کا نام و نشان نہ تھا ؛

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں مولوی محمد علی صاحب کے ایمان اور تقوے کو نہیں پیش کیا گیا۔ بلکہ یہ بتایا گیا کہ وہ اس دار میں رہتے تھے۔ جسکے نہ صرف انسانوں بلکہ چوہوں اور کتوں کے لئے بھی یہ وعدہ الٰہی تھا کہ انہیں طاعون سے بچایا جائے گا۔ اس لئے ان کو طاعون کی موت سے محفوظ رکھا گیا۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کو پہلے طاعون کر کے خدا تعالےٰ نے دنیا کو یہ دکھا دیا۔ کہ اس شخص کے اندر غلو و استکبار اور طعن فی حق الاخیار کا مادہ ہے۔ اور اس کی پاداش میں طاعون کی بیماری سے مارے جانے کا بالکل مستحق ہے مگر محض الدار کے احترام و اکرام کی وجہ سے محفوظ ہے چنانچہ مسیح موعود کے دست شفا اور مسیحائی کی طفیل بچایا گیا۔ پس یہ بات مولوی صاحب موصوف کے لئے کوئی وجہ شرف نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حضرت اقدس نے جو وجہ بچانے کی لکھی ہے۔ اس میں یہ نہیں فرمایا کہ اپنی نیکی اور تقوے اور اس درجہ ایمان کی وجہ سے بچایا گیا۔ جیسی کسی قسم کی ظلمت نہیں۔ بلکہ محض الدار کے اعزاز و احترام میں۔ البتہ اس طاعونی نجار نے ہمیں یہ بتا دیا کہ اس شخص کے اندر طعن کا مادہ ہے۔ جو روحانی اعتبار سے طاعونی اجرام کی روح رواں ہے۔ چنانچہ ایک دنیا نے دیکھ لیا کہ یہ بات بالکل صحیح ہے۔ گویا مسیح موعود کے دو نشان ظاہر ہوئے۔ ایک فوری شفا و قبولیت دعا۔ دوم پیشگوئی خدیو محمد علی۔ فالحمد للہ علی ذالک ؛

مسلم ہائی سکول لاہور کے احمدی طلبہ کا شکریہ

ستارہ صبح سے یہ معلوم کر کے کہ ناجور نجیب آبادی ایڈیٹر مخزن امامت صلوٰۃ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ تو تم نے اے غیر فرزندان احمدیت اس کی اقتدار میں نماز نہ پڑھی۔ بہت خوشی حاصل ہوئی۔ شاباش اے نوجوانان قوم! تم نے اخلاقی جرأت دکھلا کر ان بڑی بڑی شخصیتوں کو نادم کیا۔ جنہیں احمدیت کی ناک ہونے کا دعوے ہے مگر ان کی ایمانی کیفیت کا یہ حال ہے کہ وہ دل میں مانتے ہیں۔ اور خوب جانتے ہیں کہ ان کے امام کا فتویٰ ہے۔ اور فتوے بھی اجتہادی نہیں۔ بلکہ خدا کی وحی ہے کہ کسی مکذب یا مکفر یا متردد یعنے کسی قسم کے بھی غیر احمدی کی اقتدار میں نماز قطعی حرام ہے۔ اور پھر وہ اکثر موقعہ پر کمزوری دکھلاتے ہیں تم پر بھی پیغام بلڈنگس کا اتنا اثر پڑا۔ کہ تم وہاں سے چلے گئے۔ ورنہ وہیں دلیری سے جتا دیتے۔ کہ صاحب! ہم غیر احمدی کی اقتداء میں نماز قطعی حرام سمجھتے ہیں اس لئے معذور ہیں۔ افسوس ہے۔ مولوی صدرالدین صاحب پر (بشرطیکہ وہ احمدیت کے مدعی ہوں) جس نے بقول تاجور صاحب ان سے معذرت کی۔ اور خدا سے عذر خواہی نہ کی۔ جس کی وحی ہے کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے۔ مکذب و مکفر ہو یا متردد اے غیور فرزندان اسلام خدا تمہاری ایمانی کیفیت کو اور بڑھائے۔ اور تم احمدیت کا حقیقی نمونہ بنو اور اس سچی تعلیم پر چلو۔ جو خدا کا برگزیدہ احمد قادیان کا سچا رسول لایا۔ (آمین)

دیگراں کا مولوی یحییٰ کیسا احمدی تھا؟

خسر امیر القوم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایک قابل احمدی نامہ نگار کا نقاب پہن کر میدان مبارزت میں تشریف لائے ہیں۔ کوئی مصلحت ہوگی۔ جسے ہم نہیں سمجھے۔ شاید مسیح موعود کے خلاف علانیہ لکھنے سے شرم آتی ہے۔ آپنے مباہلہ پر حسب عادت کچھ استہزا کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کا تمسخر اڑایا ہے۔ کہ مباہلہ مباہلہ لئے پھرتے ہیں۔ اس کے تو یہ معنے ہوئے۔ کہ ہر سال ایک کافر سے مباہلہ کر چھوڑا اور قیامت تک موت سے بچ گئے۔ خدا صاحب اس انتظار میں ہیں۔ کہ اس کی جان لی جائے۔ اور مباہل صاحب مباہلہ کر کے مزے سے لیٹے ہیں کہ ایک سال کی تو چھٹی ہوئی۔ یہ حال ہے۔ اس قوم کا جو مرکز سلسلہ احمدیہ سے الگ ہوئی۔ خیر ایک بات ڈاکٹر صاحب نے کام کی لکھ دی ہے۔ روایت کی ہے کہ مولوی یحییٰ دیگرانی سے حضرت اقدس مسیح موعود سے پوچھا۔ میں فلاں غیر احمدی سے مباہلہ کروں؟ فرمایا دعا میں ہلاکت چاہنے کے وقت مجھے پیش کرنا نہ اپنے آپ کو۔ کیونکہ بعض کے اعمال آڑے آجاتے ہیں۔ الحمد للہ۔ ادھر پادری احمد مسیح کو تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ تم میرے مرید قاسم علی سے کیوں مباہلہ نہیں کر لیتے۔ کیونکہ قاسم علی کے ایمان و اعمال کی نسبت اطمینان ہے۔ اور ادھر یحییٰ دیگرانی (جسے بڑا مولوی سمجھا جاتا ہے) کو فرمایا کہ اپنے آپ کو پیش نہ کرنا۔ معلوم ہوا۔ کہ ان غیر مباہلین غیر از جماعت لوگوں کے ضعف ایمان و اعمال کو اسوقت بھی مسیح موعود جانتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کا شکریہ۔ کہ اپنے فریق پر آپ شہادت پیدا کی۔ ڈاکٹر صاحب! کبھی کبھی اپنی پچھلی تحریریں ضرور پڑھ کر دیکھا کرو۔ تا آپ کو معلوم ہو۔ کہ آپکے لٹریچر میں۔ آپکے مذہبی خیالات میں کتنا عظیم تغیر محض تائید نفسی دلبغی سے اور عداوت اہل بیت مسیح موعود و مہاجرین دارالامان کے باعث پیدا ہو گیا۔ نجیب آبادی اکبر شاہ خان بھی غور کرے ؛

مسیح موعود کے الہام حدیث النفس

یہ قول مثل البول اس بدبخت شخص کا ہے۔ جسکے چہرے سے اسکی قلبی کیفیات عیان ہیں۔ جس نے خدا کے مسیح کو اس کی زندگی میں بھی ایذا دی۔ اور اس پاداش میں قادیان دارالامان سے مخروج ہوا۔ مرزا خدا بخش عسل مصفی کا مصنف اور پیغام بلڈنگس کے ساتھ رشتۂ اخوت جوڑ کر حالت یہ ہو گئی ہے۔ کہ اب کہتا ہے۔ مرزا صاحب کے الہام حدیث النفس بھی تھے۔ پوچھا گیا۔ سچے الہام کونسے ہیں اور حدیث النفس کونسے۔ تو کہنے لگا کہ پیشگوئی جو پوری ہو گئی۔ وہ الہام صحیح باقی حدیث النفس یعنی آپ کو یہ حسرت ہے۔ کہ الہامات مرزا کا مصنف و مولف میں کیوں نہیں؟ اسیطرح جو کچھ اپنے درجہ کی نسبت فرمایا اس میں جو نبوت وغیرہ کے الفاظ ہیں یہ سب حدیث النفس (لاحول ولا قوۃ) جو لوگ اب تک ان لوگوں کے ارتداد میں شک رکھتے ہیں۔ وہ غور کریں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان - ۷ر فروری ۱۹۱۸ء

ایک آریہ کے سوالات کا جواب

(منشی فضل حسین صاحب کے قلم سے)

آریہ گزٹ لاہور میں ایک صاحب مہاشہ رادھا کشن نے احمدیوں اور محمدیوں سے دو سوالوں کا جواب مانگا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ان کا جواب خواہ احمدی دیں یا محمدی ؎

میں اگرچہ کوئی مولوی یا لیکچرار نہیں۔ لیکن مہاشہ جی نے احمدیوں کو مخاطب کیا ہے۔ اور ان کے سوال بھی ایسے نہیں کہ ہمارے علمائے کرام یا ایڈیٹران اخبارات سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سے کوئی تکلیف گوارا کرے۔ اس لئے میں ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہر دو سوالات کا جواب کہتا ہوں۔ امید ہے کہ مہاشہ جی سچ کے قبول کرنے اور جھوٹ کے چھوڑنے کو تیار ہو جائینگے ؎

سوال - جب خداوند کی ہستی قائم تھی۔ اور روح مادہ قائم نہ تھے۔ تو اسوقت خدا کس پر اپنی قدرت کا اظہار کرتا تھا۔

(۲) خدا نے دنیا کیوں بنائی کیا مدعا تھا۔ کیا اپنی خالقیت کی صفت ظاہر کرنے کے لئے۔ اگر ایسا ہے تو سوال ۱ کا کیا جواب ہوگا؟"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوالات کا بہت سا حصہ مہاشہ جی کے دل ہی میں رہ گیا ہے۔ جس کا اظہار بخوبی نہیں کر سکے۔ بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ انسان بوجہ ضعف بیانی اپنا مافی الضمیر کامل طور پر ادا نہیں کر سکتا۔ مگر مجیب کے لئے کچھ قرائن ایسے چھوڑ دیتا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ سائل کا اصل مدعا سمجھ سکے۔ سائل کا دلی مدعا اور اس کی اس بے ربط عبارت کا خلاصہ مطلب یہی ہے۔ کہ مادہ و روح کو اگر قدیم نہ مانا جائے۔ تو خدا ان حادث ارواح وغیرہ کا ان کے خلق سے پیشتر کس طرح خالق۔ مالک۔ رازق رہ سکتا ہے۔ مگر مادہ اور روح کے انادی (قدیم) ماننے سے یہ نقص خدا کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ مہاشہ جی کا اصل مدعا تو مادہ اور ارواح کا قدیم ثابت کرنا ہے ؎

مہاشہ جی دیکھئے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کی کمال طاقت اور اعلیٰ درجہ کی قدرت و صفات کا اقتضاء پورا ہو۔ اور اسلئے بھی کہ ہم اس کی عبادت بجا لائیں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات کی تاثیرات کے ظاہر کرنے میں مختار ہے۔ اس کو کسی کا ڈر نہیں۔ جب چاہے ان سے کام لے۔ جب چاہے نہ لے۔ مہاشہ جی آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ قدیم کی صفات اگرچہ قدیم ہوتی ہیں۔ مگر وہ ازلی خدا اپنی صفات سے کام لینے میں مختار ہے اور اپنے منشاء و ارادہ سے کام کرنیوالا ہے۔ کسی کا اسپر جبر نہیں۔ پس اسکی مرضی ہے۔ جب کسی صفت سے کام لینا چاہے تو لے نہ چاہے تو نہ لے۔ مثال کے طور پر آپ دیکھئے۔ میں فضل حسین بولنے میں گویائی کی صفت رکھتا ہوں اور جب سے ہوں تب سے ہی یہ صفت موجود ہے۔ مگر کیا تھوڑے عرصہ کے لئے اگر چپ کر جاؤں۔ تو کیا میری صفت تکلم پر کوئی نقص عائد ہوگا۔ یا کوئی گونگا کہے گا۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح جب سے ہوں۔ دیکھنے کی صفت مجھ میں موجود ہے مگر کیا جب آنکھ بند کر لوں۔ تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ فضل حسین کی بینائی میں نقص ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ مختار الکل ہے جو وقت چاہے اپنی کسی صفت سے کام لے یا نہ لے ایک وقت میں کسی صفت کے کام نہ لینے سے اسپر کوئی نقص لازم نہیں آسکتا۔ ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ازل سے ہے۔ اور اس کی صفات بھی ازل سے کام کر رہی ہیں اور ابد تک کرتی رہینگی۔ بلکہ خدا کا تمام صفات سے معطل ہونا تو مہاشہ جی کی مسلمہ کتب سے ثابت ہوتا ہے نہ کہ اسلامی کتب سے۔ ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۲

نوٹ از مترجم :- ایک ہزار چترگی یعنے چار ارب بتیس کروڑ برس تک دنیا بنی رہتی ہے۔ جسکو سرشٹی کہتے ہیں۔ اور اتنا ہی عرصہ یہ دنیا غیر محسوس حالت میں چلی جاتی ہے جسکو سنسکرت اصطلاح میں پرلے کہتے ہیں ؎

اور دیکھئے۔ کلیات مسافر مصنفہ پنڈت لیکھرام صہ ۲

پس یہاں سے ثابت ہوا کہ خدا چار ارب بتیس کروڑ برس تک اپنی ہر ایک صفت سے معطل و بیکار رہتا ہے۔ حالانکہ اسلامی عقیدہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات سے ہر وقت کام لے رہا ہے۔ ہاں کبھی کسی ایک صفت سے کام نہ لے۔ تو وہ مالک ہے نہ کہ ویدک عقیدہ کی رو سے خدا تعالیٰ تمام صفات سے بیکار ہو جائے۔ وہ ہمہ صفت موصوف ہے۔ اس سے اس کی صفات علیحدہ نہیں ہوتیں۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی دگرگوں ہے۔ ویدک پرمیشر کی بابت ایک اور عجوبہ کی بات ملاحظہ ہو۔ دیکھئے منوسمرتی مترجم دھرمانند جی مہاراج ادھیائے ۱ شلوک ۷۴

"وہ پرمیشور اپنے دن میں کام کرتا ہے اور رات کو سوتا ہے۔ جب جاگتا ہے۔ تب سنکلپ بکلپ روپ من کو سرشٹ رچنے کے لئے آگیا دیتا ہے"

نوٹ - پرمیشور کا ایک دن یا رات ایکہزار چترگی کے برابر ہے منوسمرتی ۱ ؎

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔

اب دیکھئے! منوسمرتی میں عام بکا ہے کہ ایک ہزار چترگی کے زمانہ تک ویدک خواب استراحت فرماتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ قرآن شریف نے اس عقیدہ کو بہت عمدہ رد کیا ہے۔ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔ نہ خدا کو نیند آتی ہے نہ اونگھ ؎

مہاشہ صاحب! اب بتلائیے اتنے عرصہ تک خدا اپنی قدرت کس پر ظاہر کرتا ہے۔ کیا خدا بھی نیند لیتا ہے کیا وہ تھک جاتا ہے۔ جو نیند میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ افسوس ایسے عقائد کے رکھتے ہوئے مقدس اسلام کے سنہرے اصولوں پر بے ہودہ اعتراض کرنا۔ اگر مہاشہ جی کے دل میں حق کے قبول کرنے کی تڑپ ہوگی۔ تو ضرور وہ اسلامی اور دیانندی اصولوں کا مقابلہ کر کے صداقت کو قبول کرینگے۔ ایک اور بات بھی ہم بتلا دیں۔ جو اس جواب کے ذہن میں آنی ضروری ہے وہ یہ کہ دیانندی حضرات کا یہ دعوے کہ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی اور اسپر غل مچانا گویا اپنی مقدسہ کتب سے انحراف کرنا ہے۔ مہاشہ جی ہماری طرف سے دو باتیں یاد رکھئے اول تو یہ کہ کوئی اعتراض ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ جو اپنی کتب پر بھی عائد ہوتا ہو۔ دوسری بات کہ کوئی ایسا دعویٰ نہ کیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کی بناء اپنی مقدسہ کتب پر نہ ہو۔ آریہ سماج کا یہ عقیدہ کہ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی۔ اور خدا دنیا کے خلق پر قادر نہیں۔ اپنی مقدسہ کتب کے خلاف ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ویدوں میں ہرگز قدامت مادہ و ارواح کا دعویٰ دلیل کچھ بھی نہیں۔ بلکہ برعکس اسکے خدا کو خالق مالک نیستی سے ہستی کرنے والا کہا گیا ہے۔ بطور نمونہ ہم ذیل میں دو ایک حوالے تحریر کرتے ہیں۔ بمفصل دیکھنا ہو۔ تو ہمارا "ٹریکٹ قدامت مادہ و تناسخ کی تردید ویدوں سے" ملاحظہ ہو۔

پہلا منتر :۔ "اس پرش (ایشور) نے پرتھوی یعنے زمین کے بنانے کے لئے پانی سے رس کو لے کر مٹی کو بنایا۔ اسی طرح اگن کے رس سے پانی کو پیدا کیا۔ اور آگ کو ہوا سے۔ ہوا کو آکاش سے۔ اور آکاش کو پرکرتی (مادہ) سے اور پرکرتی کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔"

یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۷

رگوید آدی بھاش بھومکا۔ مصنفہ سوامی دیانند صہ ۷۸

دوسرا منتر :۔ اس کائنات سے پہلے صرف ایک خدا ہی تھا۔ دوسری اور کوئی چیز نہ تھی۔"

اتھروید ادھیائے ۱ کھنڈ ۱

منقول بھومکا سوامی دیانند صہ ۵۲

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

تیسرا حوالہ بھی مہاشہ جی ملاحظہ کیجئے اور داد دیجئے :۔

تیسرا منتر :۔ جسوقت یہ ذرات سے ملکر بنی ہوئی دنیا پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اُس وقت یعنی پیدائش کائنات سے پہلے ست یعنی شوینہ آکاش بھی نہ تھا۔ کیونکہ اسوقت اس کا کچھ کاروبار نہ تھا۔ اسوقت ست یعنی کائنات کی غیر محسوس علت (مادہ) جس کو ست کہتے ہیں۔ وہ بھی نہ تھی۔ نہ پرانو (ایٹم) واہوٹ (کائنات) میں جو آکاش دوسرے درجہ پر آتا ہے۔ وہ بھی نہ تھا۔ بلکہ اسوقت صرف پربرہم کی قدرت ۔ ۔ ۔ ۔ ہی موجود تھی۔"

رگوید اشٹک ۱۰ ادھیائے ۷ ورگ ۱۷ منتر ۱

منقول صہ ۷

پس مہاشہ جی کے ہر دو سوالات کے جواب عقلی و نقلی دلائل سے دیدیئے۔ اور بتوفیق ایزدی مہاشہ جی کے اس بارے جو انہوں نے احمدیوں پر چڑھایا تھا۔ بیکدوش ہو گئے۔

اب ہمارا بھی حق ہے کہ مہاشہ جی کی خدمت میں بحیثیت سائل ہونے کے دو تین سوال پیش کریں۔ امید ہے۔ کہ مہاشہ جی ہماری بھی تسلی کرینگے۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے جب مادہ و روح کو پیدا ہی نہیں کیا تو وہ ان کا مالک کیسے بن گیا۔ کیا جبر سے قبضہ کر لیا یا کسی سے یہ ہر دو اشیا خریدیں۔ یا پرانے قبضہ سے قبضہ کا حق حاصل ہو گیا۔ جیسا کہ گورنمنٹ ہند کا قانون ہے۔ اس کا جواب ویدوں سے اگر دیں تو بہت خوب۔ ورنہ خیر آپ کی مرضی ؎

(۲) محققین وید کا دعوے کہ وید تین ہی پہلے تصنیف کئے گئے ہیں۔ چوتھا اتھروید نامی بہت بعد میں تصنیف ہوا صحیح ہے۔ یا غلط اگر کہو کہ غلط تو برائے مہربانی رگ یجر۔ سام میں سے چوتھے اتھروید نامی کا پتہ بتلاویں اگر ویدوں سے نہ دکھا سکیں (یقیناً نہ دکھا سکینگے) تو براہمنوں یا منوسمرتی سے ہی دکھلائیں۔

(۳) یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۴۷

منتول رگوید بھاش بھومکا صہ ۱۲۲ پر لکھا ہے :۔

"اس دنیا میں پاپ اور پن کا نتیجہ بھوگنے کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک عارفوں یا عالموں کا۔ اور دوسرا علم و معرفت سے معرا۔ انسانوں کا ۔ ۔ ۔ ۔ جینے یہ دو راستے ہیں۔ یہ تمام دنیا ان ہی دو راستوں پر چلی جا رہی ہے۔ الخ"

اسپر ہمارا یہ سوال ہے۔ کہ کیا وید کے پرمیشور کا علم ناقص ہے۔ جو اسنے دوسرے کسی شخص سے سنا۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو معلوم ہوا کہ وید کے ایشور سے پہلے کوئی اور خدا ہو گا۔ جس سے اس نے "دو راستے سنے"۔ اگر یہ بات جو وید منتر سے ظاہر ہو رہی ہے۔ ٹھیک ہے۔ تو مہاشہ جی وید کے ایشور پھر ایشور کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ بھی انسانوں کی طرح کم علم ثابت ہوتا ہے براہ مہربانی اس وید منتر کی وضاحت سے تشریح فرمائیں دیکھنا کہیں وید کے پرمیشور پر بے علمی کا داغ نہ رہ جائے جواب باصواب عنایت ہو ؎

کھلی چٹھی

بخدمت مولوی محمد علی صاحب۔ السلام علیکم۔ جناب کی مطبوعہ چٹھی بمین اسوقت جبکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقرر کردہ جلسہ میں شامل ہونے کے واسطے تیار ہو رہا تھا۔ بصد دن عن سبیل اللہ کی ڈیوٹی ادا کرتی ہوئی پہونچی۔ بلاریب اسکی دلکش اور دلفریب ادا میرے دل پر اثر کر ہی جاتی۔ اگر مینے حضرت جری اللہ کے وہ پاک کلمات نہ پڑھے ہوتے۔ جو آپنے سالانہ جلسہ کے متعلق اپنے دست مبارک سے ارقام فرمائے ہوئے ہیں۔ وہو ہذا :۔

سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک صاحب ضرور تشریف لاویں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کیطرح خیال نکریں یہ وہ امر ہے۔ جسکی خالص تائید حق و اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء اور اس اشتہار کے اخیر میں جلسہ میں شامل ہونیوالوں کے لئے بہت دعائیں مسیح موعودؑ نے مانگی ہیں۔ پس تمہارے جلسہ میں یہ امر میری عدم شمولیت کا باعث ہوا۔ اور آپ کا یہ خیال کہ ہمیں حضرت فضل عمرؓ نے تحقیق حق سے روکا ہے بالکل غلط ہے۔ حضور نے تو خود حضرت میر صاحب کو تمہارے گذشتہ سالانہ جلسہ پر تحقیق حق کے لئے بھیجا تھا۔ اور اس عاجز نے اجازت طلب کی (لاہور میں تمہارے پاس جانے کے لئے) تو حضور نے فرمایا کہ خوشی سے جاؤ۔ مولانا ہم اور ہمارے حضرت فضل عمر میدان تحقیق سے گھبرانے والے نہیں جسوقت اور جس جگہ آپ چاہیں ہم حاضر ہیں۔ ناحق بہتان باندھنا اچھا نہیں۔ باقی رہا یہ امر کہ حضرت خلیفۃ المسیح تمہارے جلسہ میں شمولیت کی عام اجازت نہیں دیتے۔ سو یہ بوجوہات ذیل ضروری ہے

(۱) تمہارا جلسہ ان ایام میں ہوتا ہے۔ جن دنوں میں خدا کے مسیح کا مقرر کردہ سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ ان دنوں میں اگر تمہارے جلسہ میں شامل ہونیکی عام اجازت دیجائے۔ تو اس جلسہ کو جسمیں ہمارے جانے سے ہزارہا نشان پورے ہوتے ہیں۔ نقصان پہونچتا ہے اور یہ سخت گناہ ہے ؎

(۲) آپ کو شاید یاد ہو گا کہ جس سال دسمبر میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی اجازت سے لاہور میں جلسہ ہوا تھا۔ اور آپنے بحیثیت امیر ہونے کے اعلان کیا تھا کہ عیسائیوں کے جلسہ میں کوئی نہ جائے اور خانکی تقریریں سنے (شاید اسوقت آپ سچائی کے حامی نہ تھے) جو مصلحت اسوقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلث القرآن فی رمضان

(نوشتۂ اکمل)

(ج) مما تشرکون - اگر خود اس شرک میں نعوذ باللہ مبتلا ہوتے تو مما اشرکت کہتے (د) احاجنی فی اللہ یہ بھی دلیل ہے - اس کی کہ مباحثہ کیوقت ہذا ربی کہہ رہے تھے

۵۳۸ - تلک حجتنا - یہ بھی دلیل ہے کہ ھذا ربی میں دلائل دے رہے ہیں ؛

۱۳ر جولائی ۱۹۱۷ء

(یوم الجمعہ)

سولھواں رکوع

(۳ بجے شروع)

۵۳۹ - ومن ذریتہ - ۵ - ضمیر راجع ہے ابراہیمؑ کی طرف ؛

۵۴۰ - اولئک الذین اٰتینا ھم الکتٰب - اس سے نکالا جاتا ہے - کہ ہر نبی کو کتاب ملی - مگر اول تو یہ صحیح نہیں - کیونکہ انا انزلنا التورٰۃ فیھا ھدیً ونور یحکم بھا النبیون آیا ہے جس سے معلوم ہوا - کہ بعض انبیاء بغیر کتاب کے بھی آئے - دوم - بہت سی تفسیروں کے حوالے موجود ہیں - جن سے پایا جاتا ہے کہ ہر نبی کو کتاب نہیں ملی - (فتح البیان تفسیر کبیر - ابوسعود) نیز یہ کہ ایتاء الکتاب سے مراد تفہیم کتاب ہے " متی باب ۵ آیت ۱۷ ؛

عموم - الذین اٰتینا ھم الکتٰب یتلونہ حق تلاوتہ (بقرہ رکوع ۱۴) (ب) والذین اٰتینا ھم الکتٰب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم وان فریقاً منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون -

پس ایتاء کتب سے مراد یہی نہیں کہ کتاب اس پر نازل ہو - بلکہ جو ورثہ میں پائے - اس کے لئے بھی اتینھم الکتٰب آ سکتا ہے - (ب) والذین اتینھم الکتٰب یومنون بہ (عنکبوت رکوع ۵) اس پر کہا جا سکتا ہے کہ آیت زیر بحث میں حکم و نبوت کا لفظ ہے - تو سنو - سورہ جاثیہ میں ولقد اٰتینا بنی اسرائیل الکتٰب والحکم والنبوۃ آیا ہے حالانکہ بنی اسرائیل سب کے سب نبی نہ تھے ؛

۵۴۱ - فبھداھم اقتدہ - جو کہتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا اتباع اور اس کی اطاعت نہیں کرتا - وہ اس آیت پر غور کریں ؛

سترھواں رکوع

۵۴۲ - ما قدروا اللہ حق قدرہ - قدر کے معنی - جیسی کسی کی حیثیت ہو - اُسے سمجھنا - انہوں نے اللہ کی شان کا اندازہ نہیں لگایا - عیسائی - آریہ قدر اللہ پہچاننے کی وجہ سے غلطی میں گرفتار ہیں - میں ان لوگوں کی عقلوں کو مسخ شدہ سمجھتا ہوں - جو کہتے ہیں کہ نبی نہیں آسکتا - ثم ذرھم میں تنبیہ فرمائی - کہ عذاب آئے گا -

میں سحری کے بعد اسی فتنہ کے خیال میں لیٹا تو میری زبان پر بڑے زور سے جاری کیا گیا - ما کان اللہ لیھدیھم الا طریق جھنم - (تین بار)

۵۴۳ - قراطیس - ورق ورق کئے بیٹھے ہو - کچھ ظاہر کی کچھ چھپائی ؛

۵۴۴ - والذین یومنون بالاخرۃ - جو آخری وحی (مسیح موعود) کو مانیگا - وہ محمد رسول اللہ اور قرآن مجید کو بھی مانے گا یعنی تم نہیں مانتے - مگر ایک نبی اور اسکی جماعت پر ایمان لانیوالی ہے ؛

۵۴۵ - الیوم تجزون - عذاب قبر کا ثبوت - ولقد جئتمونا فرادی - حالانکہ یوم الحشر کو تو بی بی بیٹے وغیرہ نہ ہونگے - پس یہ قبر کا مقام ہے -

۵۴۶ - ما خولنکم - جن اشیاء سے تم بڑائی کرتے ہو

اٹھارہواں رکوع

۵۴۷ - الحب النوی - حب اپنی بناوٹ میں کچھ نرمی رکھتا ہے اور نوی سختی - انسان بھی ہر دو قسم کے ہوتے ہیں - دونو کی باگ ڈور خدا کے ہاتھ میں ہے ؛

۵۴۸ - یخرج الحی من المیت - پیشگوئی بھی ہے - کہ وہ جو کمزور اور مُردہ سمجھے جاتے تھے - حاکم ہو گئے - اور جو زندہ تھے محکوم ہوئے اور مر گئے ؛

۵۴۹ - حسبانًا - محل حساب - روشنی کا موجب -

۵۵۰ - لتھتدوا بھا - جیسے ظاہری انتظام ہے - ویسے ہی باطنی انتظام - صاحب شریعت نبی شمس اور جو شریعت نہیں لاتے - وہ قمر اور مجددین نجوم ؛

۵۵۱ - فمستقر ومودع - رحم مادر و دنیا - (ب) دنیا و قبر - (ج) قبر و اگلا جہان ؛

۵۵۲ - فاخرجنا بہ نبات کل شئ - (۱) جسطرح بارش سے ہر قسم کی بوٹی نکل آتی ہے - اسی طرح وحی کے نزول پر ہر قسم کے انسان اپنی اپنی فطرت کے لحاظ سے ظاہر ہو جاتے ہیں - (۲) نبی کی بعثت کے بعد ہر قسم کے علوم دینی و دنیاوی میں ترقی ہوتی ہے - (۳) جماعت نبوی میں بھی ہر قسم کے آدمی ہوتے ہیں

۵۵۳ - خضرا - ہرے ساگ (۲) کھیت (۳) شاخ درخت (۴) نرم نرم سبزی ؛

۵۵۴ - اذا اثمر - اس سوال کا جواب آگیا کہ نبی کو مان کر بھی ویسی ہی ذلت میں پڑے ہیں - فرمایا پھل آہستہ آہستہ کمال کو پہونچتا ہے ؛ (۵ بجے)

اُنیسواں رکوع - (پونے پانچ بجے)

۵۵۵ - فاعبدوہ - انتہا درجہ کی محبت - انتہا درجہ کا تذلل - دو وجودوں کے لئے نہیں ہو سکتا - ایک ہی کے لئے ہو سکتا ہے - اور ایک ہی اس کا مستحق ہے ؛

۵۵۶ - لا تدرکہ الابصار - بصر آنکھ - بینائی - علم ادراک الشی - لحقہ - (ب) وھو یدرک الابصار - خدا خود آنکھوں - بینائیوں اور علموں پر ظاہر ہوتا ہے - باوجود ظاہر ہونے کے پھر بھی ان حواس سے بالا کیوں ہے وہ لطیف ہے سوال کہ جب خدا خود ظاہر ہوتا ہے - اسوقت انسان اس کو پالے گا - جواب یہی بتایا کہ تم اپنی طاقت سے کچھ نہیں کر سکتے - میں فضل سے اپنے آپ کو تمہاری استعداد کے مطابق دیدار دے سکتا ہوں - کیونکہ خبیر ہوں تمہاری ترقیوں سے آگاہ ہوں - اور کما تکونون نُولّٰی علیکم میں اس کی تشریح فرما دی کہ ہم نہیں ہونگے جیسے جہاز کو دیکھنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نہیں ہوتا۔ کہ کسی کی نظر سے اوجھل رہے ؛

۵۵۷۔ لیقولوا درست۔ بجائے اسکے کہ نفع حاصل کریں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ خوب یاد کر کے کیا ہے۔ خوب سیکھا ہے۔ یہ شریروں کا قاعدہ ہے۔ مبلغ کی تقریریں سنکر کہدیتے ہیں۔ بھائی خوب یاد کر کے آیا تھا (۲) تاکہ یہ لوگ کہدیں۔ کہ تو نے خوب پہنچا دیا۔ سنا دیا پڑھ دیا ؛

۵۵۸۔ ولا تسبوا۔ شرک کی خوب تردید کی۔ تو اب نصیحت کی کہ سختی از روئے دلائل چاہیئے۔ جوش میں گالیاں نہ دینے لگ جانا۔ سبب خلاف واقعہ بات (۲) امر واقعہ کا اظہار۔ محض غصہ سے کہے نہ کہ کسی ضرورت سے بہ نیت فائدہ ؛

۵۵۹۔ زینا لکل أمة عملهم۔ اعمال کو خوبصورت دیکھنے کی طاقت اللہ نے پیدا کی ہے۔ اس لئے اس کی نسبت اللہ کی طرف ہے۔ اب اگر انسان اس طاقت کا بد استعمال کرے۔ تو یہ اس کا قصور ہے۔ (ب) ہم ہر ایک امت کو خوبصورت بنا کر دیتے ہیں۔ وہ کام جو ان کے کرنے کا ہے۔ مثلاً لا تسبوا کو نہایت مدلل اور عمدہ طور پر پیش کیا ؛

۵۶۰۔ لا یؤمنون ۔ لا تاکید۔ پس یہ معنے بھی ہو ہیں کہ مان لینگے ؛

آٹھواں پارہ شروع ہوا

رکوع اوّل

۵۶۱۔ کلّمهم الموتی۔ باپ دادا جو مر چکے ہیں وہ خواب میں آکر بتا دیں ؛

۵۶۲۔ اٰتینهم الکتب۔ کتاب کی سمجھ عطا کی ہے مسلمان۔ (ب) فلا تکونن۔ اے دوسرے انسان جو اس جماعت اسلام سے نہیں ؛

۵۶۳۔ الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ۔ بعض لوگ یہ زخرف القول پیش کرتے ہیں کہ خدا کی ماری نہیں کھاتے اور اپنا ذبح کردہ کھاتے ہیں۔ فرمایا اگر تمسخر سے نہیں کرتے تو پھر تسلیم بھی خدا کی بھیجی ہوئی مانو۔ اور اسپر عمل کرو۔ اس نے فرمایا ہے کہ ذبح کر کے کھاؤ ؛

۵۶۴۔ وقد فصّل لکم ما حرم علیکم۔ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ مکی سورۃ ہے۔ اور مائدہ تو مدنی ہے پس اسکے مندرجہ احکام پر کیونکر فضل صادق آسکتا ہے میرے نزدیک اشارہ سورہ نحل کے احکام کی طرف ہے۔ اس سے اگلے رکوع میں بھی حرام و حلال کے احکام ہیں۔ مگر یہ ثابت کنارہ جاتا ہے کہ وہ اس آیت سے پہلے نازل ہوئی

۱۴ر جولائی ۱۹۱۷ء

(شروع ۲½ بجے)

رکوع دوم

۵۶۵۔ نورًا یمشی به الناس۔ ظلمات سے نکلا ہے رستہ دیکھتے ہوئے۔ اور پھر اس نور کو لیکر وہ لوگوں میں پھرتا ہے ؛

۵۶۶۔ اکابر مجرمیها لیمکروا فیها۔ ہم نے اسکے مجرموں کو اکابر کر دیا۔ تاکہ نبیوں کی مخالفت میں دل کھولکر تدبیریں کریں۔ اور جتنا زور لگا سکتے ہیں۔ لگالیں۔ تا انہیں ناکام رہنے پر معلوم ہو جائے کہ یہ کارخانہ خدا کا ہے ؛

(ب) ایسا ہی یعنی کمن مثله فی الظلمات بنا دیا کرتے ہیں کہ ہر بستی میں بڑے بڑے مجرموں کو تاکہ وہ ایسی تجویز کریں۔ (ج) مکروں کی وجہ سے اکابر کو مجرم بنا دیا کرتے ہیں۔ یعنی ان کا مکر سبب ہو جاتا ہے۔ ہمارے اس حیل کا

۵۶۷۔ حتی نوتی مثل اوتی رسل اللہ۔ بہت لوگ صداقت سے اسلئے محروم رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بھی وحی والہام ہو جائے۔ تب مانیں ؛

۵۶۸۔ اللہ اعلم حیث یجعل رسالته۔ یعنی تمہارے عقائد فاسد اور اعمال گندے پھر تم نبوۃ کے انعام کے لائق کیونکر ٹھہر سکتے ہو۔ نبی ہونیوالا قبل از نبوۃ اپنے تزکیہ نفس سے خدا کے اس فضل کا جاذب اپنے تئیں بناتا ہے۔ اس کا نام اکتساب نہیں۔ جسکی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے مسیح موعود کی نبوت کو کچھ لوگ اکتسابی ٹھہراتے ہیں۔ اگر نبی قبل از نبوت اپنی کوشش سے اپنے آپکو نیک اعمال کرنیوالے نہ بنائیں۔ اور خدا کی موہبت کے صرف یہ معنے ہوں کہ خدا ان کو پکڑ نبوت دیدیتا ہے۔ تو پھر ہم پر نبیوں کو فضیلت کیا ہوئی؟ نبی بننے والے کی حالت یہ ہوتی ہے کہ فرمانبرداری۔ اطاعت۔ حکم ماننے اور ممنوع سے رکنے کے لئے اس کا سینہ کھلا ہوتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے اپنے سینہ میں کوئی مضایقہ نہیں پاتا ؛

۵۶۹۔ فی السماء۔ بلندی۔ پہاڑ پر چڑھتے ہوئے سانس پھول جاتا ہے ؛

۵۷۰۔ عند ربهم۔ خادم اپنے آقا سے دور نہیں ہوگا۔ محب اپنی محبوب کے پاس ہوگا۔ کیونکہ بڑے سے بڑی آسایش گاہ محبوب سے دور رہنے کی صورت میں کچھ لطف نہیں دیگی ؛

۵۷۱۔ وهو ولیهم۔ یعنی ولایت و دوستی والا معاملہ ہوگا

۵۷۲۔ استکثرتم۔ بہت سا لینے کی خواہش کرنی۔ بہت سے انسانوں کے دل نمانے کی خواہش کی تھی۔ (ب) انسانوں میں سے بہتوں کے ساتھ معاملہ کیا (اغوا کا)۔ یہاں استکثرتم استمتع بعضنا ببعض۔ قرینہ میں اثبات کا کہ جن وہ مخلوق خاصہ مراد نہیں۔ بلکہ اکابر و امراء مراد ہیں۔ کیونکہ امراء و غیرہ ہی ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے ہیں ؛

۵۷۳۔ تولّی۔ دوست بنا دیا کرتے ہیں ایک دوسرے کا بوجہ اتحاد اعمال۔ اس سے سبق حاصل ہوا۔ جب بھی جماعت میں تفرقہ پڑنے لگے۔ تو اتحاد غرض پیدا کر دینی چاہیئے۔ (ب) حاکم بنا دیا کرتے ہیں۔ بطور سزا ؛

رکوع سوم

۵۷۴۔ واهلها غافلون۔ معلوم ہوا کہ عالمگیر عذاب کے وقت نبی کی بعثت ضروری ہے۔ جو غافلوں کو بیدار کرتا ہے۔ مسیح موعود کے وقت بھی عذاب تمام دنیا پر آیا۔ نبی کریم ؐ کے وقت بھی ایسا ہی ہوا۔ رسول کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی دعوتی امت میں عام اعلان کر دے یہ ضروری نہیں کہ فرداً فرداً خبر پہنچائے مولوی محمد علی صاحب کا مضمون ریویو میں موجود ہے۔ کہ کوئی ثابت تو کرے کہ مسیح موعود کا نام تمام دنیا میں نہیں پہونچا ؛

۵۷۵۔ فذرهم ومایفترون۔ جسکے نتیجہ میں ہلاک ہونگے

۵۷۶۔ وصفهم۔ ان کے بیان کے بدلہ میں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اور ہمارے فرائض

اہلیہ مکرم آہی صاحب کا مضمون جو خواتین کے جلسہ سالانہ میں خود معزز خاتون نے سنایا۔ ایڈیٹر

(گذشتہ سے پیوستہ)

اسیطرح ہمارے مرشد و آقا نے بھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت میں درجہ نبوت پایا۔ اب خواہ گروہ خارجگان کسی طرح اپنے منہ کی کمزور پھونکوں سے اس نور کو مٹانے کی کوشش کریں۔ ہرگز نہیں مٹ سکتا۔ اللہ جلشانہ نے جس طرح اپنے پیارے کو اور بہت سی اخبارات کا علم دیا تھا ان گروہ خارجگان کا بھی قبل از وقت علم دیا گیا تھا۔ جبکہ یہ لوگ بڑے وفادار مخلص اور جان نثار کہلاتے تھے۔ مثلاً خواجہ کمال الدین کا دیوانہ وار حضرت اقدس پر حملہ آور ہونا۔ اور مسجد مبارک سے نکالا جانا۔ مولوی محمد علی کو کشف میں فرمانا کہ یہ بھی اچھے آدمی تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ مولوی محمد احسن کی قبر بازار میں۔ اب دیکھو یہ الہام بھی کیسی صداقت کے ساتھ پورا ہوا۔ اور یزیدی خود اس الہام کی صداقت بن گئے ؎

(۲) ہمارے آقا مولا نے ہمیں خداوند کے سمیع۔ بصیر و قادر و توانا۔ واحد دیکتا ہونے کا پورا علم سکھایا۔ اور فرمایا کہ تمہیں اپنی دعاؤں۔ التجاؤں کو شہیدوں اولیاؤں کے مقابلہ پر لیجانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تمہارا خدا سمیع و بصیر حاضر و ناظر ہے۔ وہ دعاؤں التجاؤں کو ہر وقت سنتا ہے۔ بشرطیکہ دعاؤں میں درد اور تڑپ ہو۔ دیکھو فرقہ اناث میں ہی حضرت ہاجرہ کی دعا کیسی سنی گئی۔ جبکہ وہ بے آب و گیاہ ویران ستان جنگل میں بمعہ اپنے ننھے معصوم بچے کے صرف دو گھونٹ پانی کی التجاء کر رہی تھیں۔ تو اس شہنشاہ عالم نے اس ایک دعا کی بدولت وہاں ایک عظیم الشان شہر آباد کر دیا۔ جہاں اب بھی ہزارہا کوس کی منزل مسافت طے کر کے خلق خدا زیارت کے لئے جاتی ہے۔ اور انہیں پہاڑوں کے گرد گھومتی ہے۔ جہاں عالم بے تابی میں حضرت ہاجرہ نے طواف کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے زمزم کے واسطے ان پہاڑیوں کے گرد پھرنا اس لئے فرض کر دیا۔ کہ وہ ایک دنیا کے لئے نشان ٹھہرے۔ اور وہ قادر خدا ہماری دعائیں بھی اگر سچے دل سے ہوں۔ تو اسیطرح سنیگا اور انشاء اللہ قبول کرے گا۔ ایسا نہیں کہ وہ آگے بولتا اور سنتا تھا۔ مگر اب نہیں بولتا۔ اور نہیں سنتا۔ نہیں۔ وہ آگے بھی سمیع و بصیر تھا۔ اور اب بھی سمیع و بصیر ہے۔ ہم نے اس زمانہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ہمارے مرشد و آقا نے جسکے حق میں دعا کی۔ وہ اسی وقت سنی گئی۔ اور اس کا جواب دیا گیا۔ کئی ایک مقدمات قتل وغیرہ حضور پر دائر کئے گئے۔ مگر حضور کو پہلے ہی سے اپنا مظفر و منصور ہونا بتلایا گیا۔ جو کہ ایسا ہی ہوا۔ اور دشمنوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ قادیان کے آریوں نے تنگ کیا۔ تو ان کی تباہی کا حکم سنایا گیا۔ لیکھرام کی بدزبانی سے تنگ آکر دعا کی گئی۔ تو کئی سال قبل اس کی ہلاکت کا وقت بتلایا گیا۔ ڈوئی نے جب جھوٹا دعوے کیا تو اس کی بے عزتی کی موت کی خبر بتلائی گئی۔ اور ہزارہا دعائیں ان کی قبول ہوئیں۔ اور بارہا اللہ تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوا اور انہوں نے خداوند کے سمیع و بصیر ہونے کے ہزارہا دلایل اور براہین اپنی کتابوں میں لکھے۔ یہی مسیح ہیں جنہوں نے اسلام کی ڈوبتی ناؤ کو سنبھالا ہے۔ اور ایک جماعت اسلام کی خادم اور جانثار قایم کر دی ہے۔ جو کہ بفضلہ تعالیٰ اپنا تن من دھن خدا کی راہ میں قربان کرنے کو تیار ہے اور ایسے ایسے روحانی مردے زندہ کئے ہیں۔ جو کہ لاعلاج ہو چکے تھے۔ سچ کہا ہے کسی نے ؎

پانی میں آگ کا لگانا دشوار
بہتے دریا کو پھیر لانا دشوار
پر اتنا دشوار نہیں ہے جتنا کہ
بگڑی ہوئی قوم کا بنانا دشوار

حضرت مسیح ناصری تو صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے مبعوث ہو کر آئے تھے۔ جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح کے پاس ایک غیر قوم کی عورت نے آکر کہا "کہ اے خداوند ابن داؤد۔ مجھ پر رحم کر" تو انہوں نے فرمایا۔ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی پاس نہیں بھیجا گیا۔ پھر اس نے کہا "اے خداوند میری مدد کر" تو انہوں نے جواب دیا کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈالنی اچھی نہیں۔ (متی باب ۱۵)

مگر یہ چودھویں صدی کا نبی بروز مصطفےٰ اپنے مالک حقیقی سے تمام روحانی طاقتیں اور قوتیں لے کر نازل ہوا۔ اور اسے وحی الہامات میں فرمایا کہ تو مسلمانوں کے لئے مہدی۔ عیسائیوں کے لئے مسیح۔ ہندوؤں کے لئے کرشن۔ اور سکھوں کے لئے باوا نانک ہے۔ اور تمام دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہے۔ لا عیسیٰ الا محمدی۔ یعنی مہدی اور عیسیٰ ایک ہی وجود ہیں۔ صرف مہدی یعنی ہدایت دینے والے تو سینکڑوں گذرے اور گزرینگے مگر نبی کا معزز لقب صرف اسی مہدی کے لئے آیا ہے جو کہ عیسیٰ بھی ہو گا۔ اور مہدی بھی۔ وہی ہمارے حضرت اقدس تھے۔ پھر ایک حدیث میں آیا ہے۔ امامکم منکم۔ یعنے تمہارا امام تم سے ہی ہو گا۔ تم یہودیوں کی طرح ایلیا نبی کے انتظار میں آسمان کو نہ تکتے رہنا۔ اور فرستادہ خدا کا انکار کر کے مغضوب علیہ گروہ میں داخل نہ ہونا۔ خداوند کریم کا لاکھ لاکھ فکر اور احسان ہے۔ کہ اس نے اپنی کمال شفقت اور عنایت سے ہمارے امام کو ہم میں سے ہی بروقت بھیجا۔ پھر اپنی عین مہربانی اور بندہ نوازی سے اس کے پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اس آقائے نامدار پر ہزارہا درود اور سلام ہوں۔ جس کا دامن پکڑ کر ہم کفر و شرک مخلوق پرستی کی ناپاک دلدل سے نکلکر صراط مستقیم پر گامزن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسپر استقامت بخشے آمین۔ یہ عام فہم ہیں۔ جو کہ ہر ایک احمدی خاتون کو یاد رکھنی چاہیئیں۔ اب ہمیں یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ اس برگزیدہ خدا کا دامن پکڑ کر اپنے فرائض کو کہاں تک ادا کیا ہے سب سے پہلے ہمارا فرض ہے کہ اس پاک مذہب کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل ٹھہرائیں۔ ہمارا اٹھنا۔ بیٹھنا۔ چلنا۔ پھرنا سونا۔ جاگنا اسلام کی تعلیم کے ماتحت ہو۔ دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ اور ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کی غرض و غایت کو پورا کر دکھائیں۔ اور احمدیت کا نمونہ بنیں اور نیز یہ دعا مانگیں۔ ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔ احمدی بچوں کی تربیت کو اپنا فرض قرار دیں۔ کیونکہ والدین سے بچوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہوں کی بابت پوچھا جائے گا۔ چنانچہ آپنے اکثر سنا ہوگا کہ پوتڑوں کے بگڑے پھر نہیں سنورتے۔ بچے کی ابتدائی زندگی اور اٹھان اس کی ماں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے جو بچپن کی باتیں دل میں گھر کر جاتی ہیں وہ بڑے ہو کر دل سے محو نہیں ہوتیں۔ گو بڑے ہو کر طبیعت پر جبر کر کے انہیں چھوڑنے کی کوشش کی جاوے۔ لیکن بالے پن کے نقش ایسے نہیں ہوتے۔ جو کہ بالکل مٹ جاویں۔ نہیں ان کا کچھ نہ کچھ نشان طبیعتوں پر ضرور رہتا ہے۔ اگر بچپن کے بودے خیالات بڑے ہو کر دل سے بالکل نکل جاتے۔ تو آج دنیا میں تین خداؤں پتھر اور آگ کا پوجاری کوئی نظر نہ آتا۔ اگر مائیں شروع ہی سے اپنا نیک نمونہ دکھا کر دینداری اور اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دیں۔ تو پھر جب بڑے ہو کر اُسے معلوم ہوگا۔ جو کچھ بچے اپنی ماں سے سیکھا ہے۔ وہ عمدہ اور بہت ہے۔ تو نیکیاں اس میں گھر کر جاوینگی۔ اور وہ سراسر خوبیوں کا پتلا بن جاویگا ؎

ایک فاضل کا مقولہ ہے کہ ایک قابل ماں ہزار اُستادوں سے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ ہر وقت اپنے بچوں کو اپنی طرز اطوار کا نمونہ دکھا کر بہت عمدہ اصلاح کر سکتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی پرہیزگاری صداقت شعاری پابندی صوم وصلوٰۃ سے اپنے بچوں کو ثابت کر دیں کہ ہم اس سچے اسلام کے پیرو ہیں۔ جسکے معنے اپنے تمام قویٰ اور خواہشات کو خدا کے آگے ڈال دینا اور اس کا مطیع ہو جانا ہے۔ ان کے ننھے دلوں میں احمدیت کی رُوح اپنی مثال سے پھونک دیں۔ اور احمدیت کے رزین اصول اپنے قول و فعل سے ان کے دلوں پر منقش کر دیں۔ اے احمدیت کے لالوں کو اپنی گودوں میں پالنے والیو! ان کے دلوں میں اپنے مرکز اور اپنے ہادیٔ برحق اور خلیفۂ وقت کی محبت خمیر کر دو۔ اور اشاعت احمدیت کا بیج انکے دلوں میں بو دو۔ جسکی شاخیں دُور دُور تک پھیلیں۔ اور ہمیں اپنے آقا کے حضور شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ جیسا اپنے بچوں کی جسمانی بیماریوں کا غور و فکر کرتی ہو۔ ان کو دوائیں دیتی اور پرہیز کرواتی ہو۔ اسی طرح ان کو رُوحانی غذائیں دو۔ سب سے پہلے انہیں نماز کا عادی بناؤ۔ پھر جھوٹ چوری وغیرہ کی مذمتیں بتاؤ۔ پھر انہیں ان کے فرض سمجھاؤ۔ کہ تم نے انشاء اللہ احمدیت کا مبلغ ہونا ہے۔ احمدیت کے پاک نمونے بنو۔ تاکہ اس دین برحق کو چار دانگ عالم میں پھیلاؤ۔ تا ہمارے مرشد و آقا کی آرزو پوری ہو کہ احمدی جماعت کا اُٹھنا بیٹھنا مرنا جینا سب خدا کیواسطے ہی ہو۔ اور ان کے ہر ایک قول و فعل میں دین کی ہی جھلک نظر آوے۔ جس نے اپنے خاندان کو پکا احمدی بنا لیا۔ اس نے گویا بڑا ہی کام کیا۔ کیونکہ یہ آج کے بچے کل باپ ہونگے۔ اور احمدیت کی ریڑھ کی ہڈی ہوں گے۔ اپنے بچوں کو ضرور قادیان میں لاؤ۔ تاکہ وہ اپنے مرشد کی پاک باتیں سنیں۔ جنمیں اب بالکل مسیحائی رنگ آگیا ہے۔ وہی مسیحا والی بہار اب قادیان میں جلوہ گر ہے تاکہ انہیں بھی اپنے مرکز سے محبت ہو۔ اور وہ اپنے سچے مسیح کے پاک الہام یاتیک من کل فج عمیق کا نظارہ ان جلسے کے دنوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھیں باوجود سخت قحط مالی اور مختلف روکاوٹوں کے بھی کسقدر خلقت جمع ہو کر مسیح کے الہامات کی صداقت کی گواہی دے رہی ہے۔ یہ جلسہ عام میلوں مجمعوں کی طرح نہیں جو کہ آپنے اکثر مقابر پر لگتے سُنے ہونگے جنمیں سوائے ناچ رنگ لہو و لعب بیہودہ فضول بکواس کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ یہ جلسہ کیا ہے۔ دین برحق کی چمک اور جھلک دکھانے کا ذریعہ ہے۔ جلسہ میں کیا ہو رہا ہے۔ لوگوں کے دلوں سے زنگ اُتر کر صاف اُجلے ہو رہے ہیں۔ جلسہ کیا ہے۔ دور دراز کے رہنے والوں کے ایمانوں کو سال کے بعد روحانی پانی دیا جاتا ہے۔ جس سے انکی کلفتیں ظلمتیں دور ہو کر انکے دلوں میں تبلیغ کا سرگرم جوش اور تڑپ پیدا ہو رہی ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ قادیان کا نام بھی کوئی نہیں جانتا تھا یا اب یہ عالم ہے کہ ارض حرم کی کشش لوگوں کو یورپ امریکہ۔ افغانستان اور بلوچستان سے کشاں کشاں لا رہی ہے۔ اب وقت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقاریر اور نصائح سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنی روحانی امراض کا علاج کریں۔ اب پھر وہی رنگ مسیحا جلوہ گر ہے وہی پاک سادہ عام فہم کلام ہے۔ کیا کوئی بی۔ اے۔ ایم اے محفوظ الحواس معلومی ان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں یہاں قوت ایمانی ہی اور ہے۔ جو دلوں کو تسخیر کئے بدون نہیں رہتی۔ ؎

شیر قالین اور ہے شیر نیستان اور ہے
میرا ایماں اور ہے زاہد کا ایماں اور ہے

اس مبارک عہد میں اے خاتونان سلسلہ عالیہ مسیح کی مبارک کلام سے فیضیاب ہو کر اپنے دلوں میں اسلام کی سچی تڑپ پیدا کرو۔ سب سے پہلے اپنی اولاد کو احمدی بناؤ۔ کیونکہ احمدیت کی گود میں پلے ہوئے انشاء اللہ احمدیت کے واسطے نہایت ہی غیرتمند ہونگے۔ اگلے دن کی بات ہے۔ کہ مولوی محمد علی بھیرہ میں لیکچر دینے گئے۔ وہاں میرا نو دس سال کا لڑکا بھی لیکچر سن رہا تھا۔ جب اُسنے کئی دفعہ اس کے منہ سے سُنا کہ مرزا صاحب نبی نہیں ہیں۔ تو اپنے چچا جی کو کہنے لگا کہ اگر مجھکو بولنے کی اجازت ہو تو میں ان کو ابھی چپ کرا دوں۔ انہوں نے کہا کہ بھلا تم کیا کہو گے۔ وہ کہنے لگا کہ مولوی صاحب کو کہوں گا کہ آپ پہلے قیمتی حصہ عمر میں تو مرزا صاحب کو نبی مانتے رہے۔ اور اب جب بوڑھے ہونے لگے۔ اور عقل بھی بوڑھی ہو گئی ہے۔ اب مرزا صاحب کی نبوت سے انکار کرنے لگے ہو۔ تا کچی پہلی باتیں سچی مانی جاویں یا بچپن کی۔ یہ ہیں ننھے بچے کے خیالات جو کہ احمدیت کی گود میں پلا ہے۔ ہاں اے معزز خاتونان سلسلہ تبلیغ اپنے بچوں تک ہی محدود نہ رکھو۔ بلکہ ہمسایہ پڑوسیوں دیگر مذاہب کی عورتوں کو بھی تبلیغ کرو۔ اور اپنا نیکی طہارت تقویٰ اور پرہیزگاری کا نمونہ دکھاؤ۔ جیسا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں عورتوں نے ہر ایک جہاد میں شامل ہو کر حق خدمت ادا کیا تھا کہ کفار دیکھ کر حیران رہ گئے تھے۔ اب بھی لوگ پکار اٹھیں کہ لاریب یہ خدا کی برگزیدہ جماعت ہے۔ ورنہ خوب یاد رکھو کہ اگر ہم اپنے فرائض سے غافل رہے۔ تو پھر دوہرے عذاب کے مستحق ہونگے۔ کیونکہ یہ اہم ذمہ داری ہے۔ اور جتنا اس کا پورا کرنا عظیم الشان انعامات کا موجب ہے۔ اتنا ہی اس کا گریز ذلت و عذاب کا موجب ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے فرائض ادا کرنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی توفیق بخشے تاکہ آنیوالی نسلوں میں ہمارا ذکر خیر ہو۔ میں چند کمی ایک مجبوریوں کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکی۔ مگر میرا رُوح ہر وقت ارض حرم کا طواف ہی کرتا رہتا ہے۔ اب بھی ننھے ننھے بچوں کو پیچھے چھوڑ کر حاضر خدمت ہوئی ہوں ؎

جذبۂ شوق تیرا کھینچ کے لایا ہے اسے
قیس کے پاؤں میں تھی گرچہ سلاسل بہاری

میری بزرگو! مرکز سے دور رہنے سے دُوری ہو جاتی ہے۔ اور مرکز سے قطع تعلق گویا خدا کی بڑی بھاری لعنت ہے۔ جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہو کہ پیغامی جو کہ اسی درخت کی ڈالیاں تھیں۔ اور سرسبز شاداب تھیں لوگ ان کے آگے اپنی آنکھیں بچھاتے تھے مگر جب وہ کٹ گئیں تو اب انکی ترقیاں محدود ہو گئیں۔ اب نہ ولایت میں انکے ذریعہ اسلام پھیل رہا،

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ایم قاسم علی کے لئے چھپکر شائع ہوا)